ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

# صحیح مسلم بطور مصدرِ حدیث: مقدمہ، شروط اور منہجِ تالیف کا اصولی جائزہ

# Ṣaḥīḥ Muslim as a Primary Source of Ḥadīth: An Analytical Study of its Introduction, Authenticity Criteria, and Methodology of Compilation

**Nasreen Bibi**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, NCBA&E Sub Campus Multan
nasreenbibi11990@gmail.com

**Dr. Zahida Bilqees Bukhari**
Assistant Professor Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawapur
drzahidabukhari@gmail.com

## Abstract
This article presents a comprehensive academic study of Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Ṣaḥīḥ Muslim) authored by Imām Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Naysābūrī, one of the most authoritative compilations of Prophetic traditions in Islamic scholarship. The study explores the historical background, motivation of compilation, and scholarly objectives behind the work, while also analyzing the original title of the book and its significance. Special attention is given to the introduction (Muqaddimah) of Ṣaḥīḥ Muslim as an independent foundational text in the principles of Ḥadīth sciences. The research further highlights the process of selection from a vast corpus of transmitted narrations and examines the scholarly rigor applied in ensuring authenticity and precision in transmission. The article also critically examines the methodological framework (Manhaj) of Imām Muslim, including his criteria of authenticity (Shurūṭ al-Ṣiḥḥah), approach toward connected chains (Ittiṣāl al-Sanad), treatment of Muʿanʿan narrations, and classification of narrators into different reliability tiers. Additionally, it evaluates the distinctive structural and technical features of Ṣaḥīḥ Muslim such as the systematic collection of multiple chains in a single place, preservation of textual variations, and avoidance of excessive repetition. The study situates Ṣaḥīḥ Muslim within the broader scholarly discourse of Ḥadīth literature, including its comparison with Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, its reception among scholars, and its lasting contribution to the preservation and systematization of Prophetic traditions.

**Keywords:**
Ṣaḥīḥ Muslim; Ḥadīth Methodology; Imām Muslim; Authenticity Criteria in Ḥadīth; Ḥadīth Compilation Methods.

## تمہید:

عالم اسلام میں کتاب اللہ (قرآن مجید) اور صحیح بخاری کے بعد جس کتاب کو سب سے زیادہ قبولیت اور "اصح الکتب" (صحیح ترین کتاب) ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ امام مسلم بن الحجاج النیسابوری کی عظیم تالیف " صحیح مسلم " ہے۔ یہ کتاب فنِ حدیث کا ایک ایسا شاہکار ہے جس نے اپنی حسنِ ترتیب، جودتِ سیاق اور فنی پختگی کی وجہ سے محدثین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ جہاں صحیح بخاری کو "صحت" اور "استنباطِ فقہ" میں اولیت حاصل ہے، وہیں صحیح مسلم کو "حسنِ صنعت" اور "جمعِ طرق" (تمام اسانید کو ایک جگہ جمع کرنے) میں امتیاز حاصل ہے۔ ذیل میں اس عظیم کتاب کا نام، سببِ تالیف، شرائط، منہج اور فنی خصوصیات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

## 1۔کتاب کا نام اور اس کی تحقیق

امام مسلم نے اپنی اس کتاب کا نام کیا رکھا؟اس حوالے سے اہل علم میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں، لیکن سب سے زیادہ مستند نام وہ ہے جو خود امام مسلم نے یا ان کے قدیم نسخہ نگاروں نے ذکر کیا ہے۔

ابن خیر الاشبیلی اور دیگر محققین کے مطابق کتاب کا اصل اور مکمل نام یہ ہے:

"الْمُسْنَدُ الصَّحِيحُ الْمُخْتَصَرُ مِنَ السُّنَنِ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ." (1)

ترجمہ: وہ مسند (متصل) کتاب جو صحیح ہے، (غیر ضروری طوالت سے) مختصر ہے، جس میں سنن (احادیث) کو نقل کیا گیا ہے، ایک عادل راوی کے دوسرے عادل راوی سے نقل کرنے کے واسطے سے، جو رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

یہ نام اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ امام مسلم کا مقصد صرف ایسی احادیث جمع کرنا تھا جو سند کے اعتبار سے متصل ہوں، راوی عادل ہوں اور کتاب میں غیر ضروری تکرار نہ ہو۔عام طور پر یہ کتاب " صحیح مسلم "یا"الجامع "کے نام سے مشہور ہے۔

## 2۔سببِ تالیف اور محرکات

امام مسلم نے اپنی کتاب کے مقدمے میں اس عظیم الشان منصوبے کے محرک کو خود بیان کیا ہے۔اس کے دو بنیادی اسباب تھے:

### اول: طالبِ علم کی فرمائش

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ان کے ایک شاگرد (جس کا نام احمد بن سلمہ بتایا جاتا ہے) نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ احادیثِ صحیحہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کریں جس میں احکام اور سنن ہوں، اور وہ سند کے اعتبار سے قوی ہوں۔

امام مسلم مقدمے میں فرماتے ہیں:

"أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللهُ بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ، ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سُنَنِ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ... وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّأْلِيفِ بِلَا تَكْرَارٍ يُكْثِرُ." (2)

ترجمہ: اما بعد! اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔۔۔ تو نے ذکر کیا کہ تیرا ارادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول جملہ احادیث، سنن اور احکام کو جانچنے اور پرکھنے۔۔۔اور تو نے مجھ سے سوال کیا کہ میں تیرے لیے ان احادیث کو ایک تالیف میں خلاصہ کے طور پر جمع کر دوں بغیر تکرار کے۔

### دوم: غلط روایات کا پھیلاؤ

دوسرا بڑا سبب یہ تھا کہ اس دور میں عوام کے ہاتھوں میں ایسی کتابیں اور روایات پھیل رہی تھیں جو ضعیف اور منکر تھیں، اور قصہ گو واعظین نے عوام کو صحیح دین سے دور کر دیا تھا۔امام مسلم چاہتے تھے کہ "عوام الناس" اور "خواص" کے لیے ایک ایسا آخذ تیار ہو جائے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہو اور جس پر اعتماد کر کے دین پر عمل کیا جا سکے۔

## 3۔مدتِ تالیف اور محنت

امام مسلم نے اس کتاب کی تالیف میں اپنی زندگی کے بہترین سال صرف کیے۔حافظ ابن حجر اور دیگر مؤرخین کے مطابق آپ نے پندرہ سال (15 سال) کی طویل مدت میں اسے مکمل کیا۔امام مسلم نے اپنے تین لاکھ (300,000) مسموعہ احادیث (جو انہوں نے اساتذہ سے سنی تھیں) کے ذخیرے میں سے چھانٹ کر اس کتاب کو مرتب کیا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

آپ خود فرماتے ہیں:

"صَنَّفْتُ هَذَا الْمُسْنَدَ الصَّحِيحَ مِنْ ثَلَاثِمِائَةِ أَلْفِ حَدِيثٍ مَسْمُوعَةٍ." (3)

ترجمہ: میں نے یہ مسندِ صحیح اپنی تین لاکھ سنی ہوئی احادیث سے منتخب کر کے مرتب کی ہے۔

## 4۔ شرطِ مسلم (معیارِ صحت)

صحیح مسلم کی سب سے اہم بحث اس کی "شرط" ہے۔ امام مسلم نے کن شرائط پر احادیث کو قبول کیا؟

امام مسلم کا بنیادی معیار وہی ہے جو صحیح حدیث کا متفقہ معیار ہے: (1) اتصالِ سند، (2) عدالتِ راوی، (3) ضبطِ راوی، (4) عدمِ شذوذ، اور (5) عدمِ علت۔

تاہم، "اتصالِ سند" (سند کے جڑے ہونے) کے مسئلے میں امام مسلم کا منہج امام بخاری سے قدرے مختلف ہے، اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں علمی دنیا میں بحث ہوتی ہے۔

**مسئلہ عنعنہ اور معاصرت:**

اگر کوئی راوی اپنے استاد سے روایت کرتے ہوئے "عن" (فلاں سے) کا لفظ استعمال کرے اور یہ صراحت نہ کرے کہ "میں نے سنا" (حدثنا)، تو کیا یہ روایت متصل مانی جائے گی؟

- **امام بخاری کی شرط:** وہ فرماتے ہیں کہ شاگرد اور استاد کی نہ صرف ملاقات ممکن ہو (معاصرت)، بلکہ کم از کم ایک بار ملاقات کا ثبوت (ثبوت اللقاء) ضروری ہے۔
- **امام مسلم کی شرط:** امام مسلم کے نزدیک اگر راوی اور اس کا شیخ ایک زمانے میں موجود ہوں (معاصرت)، دونوں کے ملنے کا امکان موجود ہو (امکانِ لقاء)، اور راوی تدلیس (عیب چھپانے) میں مشہور نہ ہو، تو روایت متصل مانی جائے گی، چاہے ملاقات کا ثبوت نہ بھی ملے۔

امام مسلم نے اپنے مقدمے میں اس شرط پر بہت زور دیا ہے اور ان لوگوں پر سخت رد کیا ہے جو "ثبوتِ لِقاء" کو لازمی شرط قرار دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ... أَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ حُجَّةً حَتَّى يَثْبُتَ عِنْدَ السَّامِعِ أَنَّهُمَا قَدْ الْتَقَيَا... قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ." (4)

ترجمہ: یہ مشہور قول۔۔۔ کہ روایت اس وقت تک حجت نہیں ہوتی جب تک سننے والے کے پاس یہ ثابت نہ ہو جائے کہ راویوں کی آپس میں ملاقات ہوئی ہے۔۔۔ یہ ایک من گھڑت اور نئی بات ہے۔

تاہم محققین کا کہنا ہے کہ عملی طور پر صحیح مسلم کے اندر امام مسلم نے بھی اکثر مقامات پر وہی احادیث لی ہیں جن میں سماع ثابت ہے، لیکن اصولی طور پر انہوں نے معاصرت کو کافی سمجھا۔

## 5۔ طبقاتِ رواۃ (راویوں کے درجات)

امام مسلم نے اپنے مقدمے میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے احادیث کو تین اقسام (طبقات) میں تقسیم کیا ہے:

1. **پہلا طبقہ:** وہ راوی جو حفظ اور اتقان (مضبوطی) میں چوٹی کے ہیں اور ان میں کوئی اختلاف یا غلطی نہیں پائی جاتی۔ صحیح مسلم کا زیادہ تر

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

حصہ انہی راویوں پر مشتمل ہے۔

2. **دوسرا طبقہ**: وہ راوی جو "مستور" (جن کے حالات زیادہ نہ کھلے ہوں) ہیں یا حفظ میں پہلے طبقے سے کچھ کم ہیں، لیکن سچے ہیں۔ ان کی روایات کو امام مسلم عموماً "متابعات اور شواہد" (تائید) میں لاتے ہیں۔
3. **تیسرا طبقہ**: وہ راوی جو ضعیف اور متروک ہیں، جن پر محدثین نے جرح کی ہے۔ امام مسلم کا کہنا ہے کہ وہ اس تیسرے طبقے سے روایت نہیں لیں گے۔

آپ مقدمے میں فرماتے ہیں:

"فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ: فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ... مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِلُوهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيثِ."(5)

ترجمہ: رہا پہلا حصہ، تو ہم اس میں ایسی احادیث کو مقدم رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو عیوب سے پاک ہوں۔۔۔ جن کے نقل کرنے والے حدیث میں استقامت (مضبوطی) والے ہوں۔

## 6۔ منہج ترتیب اور حسنِ سیاق (صحیح مسلم کا امتیاز)

صحیح مسلم کی وہ خوبی جو اسے صحیح بخاری پر بھی بعض پہلوؤں سے فوقیت دیتی ہے، وہ اس کا **"حسنِ ترتیب"** ہے۔ امام مسلم کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک حدیث کے تمام طرق (اسانید) کو ایک ہی جگہ جمع کر دیتے ہیں۔

- **جمع الطرق**: امام بخاری ایک حدیث کو فقہی مسائل کے تحت مختلف ابواب میں کاٹ کر (تقطیع) لاتے ہیں، جس سے حدیث بکھر جاتی ہے۔ اس کے برعکس، امام مسلم ایک حدیث کو اس کی تمام سندوں اور الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ایک ہی جگہ ("باب" میں) ذکر کرتے ہیں۔
- **فائدہ**: اس سے قاری کو ایک ہی نظر میں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حدیث کتنے صحابہ سے مروی ہے، کس راوی نے کون سا لفظ زیادہ یا کم بیان کیا ہے، اور حدیث کا اصل متن کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

"حَصَلَ لِمُسْلِمٍ فِي كِتَابِهِ حَظٌّ عَظِيمٌ مُفْرَطٌ... لِمَا اخْتُصَّ بِهِ مِنْ جَمْعِ الطُّرُقِ وَجَوْدَةِ السِّيَاقِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَدَاءِ الْأَلْفَاظِ كَمَا هِيَ مِنْ غَيْرِ تَقْطِيعٍ."(6)

ترجمہ: مسلم کو اپنی کتاب میں ایسی عظیم کامیابی ملی۔۔۔ اس وجہ سے جو انہوں نے تمام طرق کو جمع کرنے، سیاق کی عمدگی، اور الفاظ کو من و عن بغیر کاٹ چھانٹ کے ادا کرنے کا التزام کیا۔

## 7۔ الفاظ کی حفاظت اور باریک بینی

امام مسلم الفاظ کی ادائیگی میں انتہائی محتاط ہیں۔ وہ اپنے شیخ کے الفاظ کو ہو بہو نقل کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، یہاں تک کہ "حدثنا" (ہم سے بیان کیا) اور "اخبرنا" (ہمیں خبر دی) کا فرق بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔

- اگر دو راویوں نے ایک حدیث بیان کی اور ان کے الفاظ میں ذرا سا فرق ہوا، تو امام مسلم لکھتے ہیں: "حدثنا فلان و فلان، واللفظ لفلان"

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

(فلاں اور فلاں نے بیان کیا، لیکن الفاظ فلاں کے ہیں)۔

- اسی طرح وہ یہ بھی وضاحت کرتے ہیں کہ کس راوی نے "نبی ﷺ" کہا اور کس نے "رسول اللہ ﷺ" کہا۔ یہ باریک بینی (Precision) صحیح مسلم کا خاصہ ہے۔

## 8۔مقدمہ صحیح مسلم

صحیح مسلم کی ایک منفرد خصوصیت اس کا "مقدمہ " ہے۔کتبِ حدیث میں یہ واحد کتاب ہے جس کے شروع میں مصنف نے ایک تفصیلی علمی مقدمہ لکھا ہے۔اس مقدمے میں انہوں نے:

- حدیث روایت کرنے کے اصول بیان کیے۔
- ضعیف راویوں سے روایت لینے کی ممانعت کی۔
- "معنعن" روایت کے حکم پر بحث کی۔
- اپنے منہج اور شرائط کی وضاحت کی۔

یہ مقدمہ بذاتِ خود "علوم الحدیث (Principles of Hadith) " کی ایک بنیادی دستاویز ہے۔

## 9۔کتاب کا عرض

تالیف کے بعد امام مسلم نے اپنی احتیاط کا ثبوت دیتے ہوئے یہ کتاب اپنے زمانے کے سب سے بڑے نقاد (Critic) اور حافظِ حدیث "امام ابو زرعہ رازی "(رحمہ اللہ) کے سامنے پیش کی۔امام مسلم فرماتے ہیں:

"عَرَضْتُ كِتَابِي هَذَا الْمُسْنَدَ عَلَى أَبِي زُرْعَةَ الرَّازِيِّ، فَكُلُّ مَا أَشَارَ أَنَّ لَهُ عِلَّةً تَرَكْتُهُ، وَكُلُّ مَا قَالَ: إِنَّهُ صَحِيحٌ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ: أَخْرَجْتُهُ."(7)

ترجمہ: میں نے اپنی یہ کتابِ مسند ابو زرعہ رازی پر پیش کی۔جس جس حدیث کے بارے میں انہوں نے اشارہ کیا کہ اس میں کوئی "علت" (چھپا ہوا عیب) ہے، میں نے اسے چھوڑ دیا، اور جس کے بارے میں کہا کہ یہ صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں، میں نے اسے کتاب میں درج کر لیا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحیح مسلم میں درج احادیث اس دور کے اجماع اور تنقیدی چھلنی سے گزر کر آئی ہیں۔

## 10۔معلقات کا نہ ہونا

صحیح بخاری میں "معلقات" (وہ احادیث جن کی سند شروع سے حذف ہو) کی تعداد بہت زیادہ ہے، لیکن صحیح مسلم میں معلق روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔پوری کتاب میں صرف 14 مقامات پر تعلیق (Suspension) پائی جاتی ہے، اور محققین (جیسے ابن الصلاح) نے ثابت کیا ہے کہ ان میں سے اکثر دیگر مقامات پر وصل (متصل سند) کے ساتھ موجود ہیں۔اس لحاظ سے صحیح مسلم "اتصالِ سند" میں بہت نمایاں ہے۔

## 11۔احادیث کی تعداد

صحیح مسلم میں کل احادیث کی تعداد کے بارے میں مختلف شمار ہیں۔

- مشہور قول کے مطابق مکررات (Repetitions) کے ساتھ کل احادیث تقریباً 12,000 (بارہ ہزار) ہیں۔
- مکررات کو حذف کرنے کے بعد خالص احادیث کی تعداد تقریباً 4,000 (چار ہزار) ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

نووی اور دیگر شارحین نے یہی تعداد نقل کی ہے۔

## 12۔ صحیحین (بخاری و مسلم) کا موازنہ (المفاضلة)

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن کے بعد صحیح ترین کتابیں یہی دو ہیں۔ لیکن ان دونوں میں سے افضل کون سی ہے؟

- **جمہور علماء**: (اکثریت) کی رائے ہے کہ صحیح بخاری افضل ہے کیونکہ اس کی صحت کی شرائط زیادہ سخت ہیں (ثبوتِ ملاقات کی شرط) اور اس کے راویوں پر تنقید کم ہے۔
- **اہلِ مغرب (اندلس و شمالی افریقہ)**: کے علماء (جیسے ابن حزم اور ابو علی نیشاپوری) صحیح مسلم کو افضل قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم میں حسنِ ترتیب ہے، حدیث کے ٹکڑے نہیں کیے گئے، اور اس میں صرف مرفوع احادیث ہیں (موقوفات اور فتاویٰ کی بھرمار نہیں)۔

حافظ ابن حجر فیصلہ کن بات لکھتے ہیں:

"صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ أَصَحُّ... وَكِتَابُ مُسْلِمٍ يَمْتَازُ بِجَمْعِ طُرُقِ الْحَدِيثِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ."

ترجمہ: صحیح بخاری صحت میں زیادہ قوی ہے۔۔۔ اور مسلم کی کتاب ایک ہی جگہ تمام طرق کو جمع کرنے میں ممتاز ہے۔

## 13۔ شروحات

صحیح مسلم کی اہمیت کے پیشِ نظر ہر دور میں اس کی شروحات لکھی گئیں۔ چند مشہور شروحات درج ذیل ہیں:

**المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج (امام نووی)**: یہ صحیح مسلم کی سب سے بہترین اور مقبول ترین شرح ہے۔ اس میں امام نووی نے مشکل الفاظ کی وضاحت، فقہی مسائل اور سندوں کی تحقیق بہت عمدگی سے کی ہے۔

**اکمال المعلم بفوائد مسلم (قاضی عیاض)**: یہ بھی ایک اہم شرح ہے جو مالکی فقہ کے تناظر میں لکھی گئی ہے۔

**المفہم (ابو العباس القرطبی)**: یہ شرح استنباطِ مسائل میں بہت قوی ہے۔

**فتح الملہم (شبیر احمد عثمانی)**: دورِ حاضر میں برصغیر کے عالم کی لکھی ہوئی عربی شرح، جسے عرب و عجم میں پذیرائی ملی۔

## خلاصہ بحث:

امام مسلم بن الحجاجؒ نے اپنی کتاب "الجامع" میں "حسنِ ترتیب" اور "جمعِ طرق" (تمام سندوں کو ایک جگہ جمع کرنے) کا اہتمام کیا، جس سے حدیث کے تمام الفاظ اور اختلافات ایک نظر میں سامنے آجاتے ہیں۔ ان کا منہج امام بخاری سے قدرے مختلف ہے؛ وہ سند کے اتصال کے لیے راویوں کی "معاصرت" (ایک زمانے میں ہونا) اور امکانِ ملاقات کو کافی سمجھتے ہیں، بشرطیکہ راوی مدلس نہ ہو۔ اگرچہ صحت اور قوتِ اسناد میں صحیح بخاری کو اولیت حاصل ہے، لیکن حسنِ ترتیب، سیاق کی عمدگی اور الفاظ کی حفاظت میں صحیح مسلم امتیازی شان رکھتی ہے۔ دونوں ائمہ نے اپنی زندگیاں صرف کر کے احادیث کے اس ذخیرے کو محفوظ کیا جو آج دینِ اسلام کا دوسرا بنیادی آخذ ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

(1) ابن خیر الإشبیلي، فهرسة ابن خیر (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1998)، 98؛ وابن الصلاح، صیانۃ صحیح مسلم (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1408ھ)، 68۔

(2) مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح (مقدمۃ) (بیروت: دار إحیاء التراث العربي)، 1: 3۔

(3) الخطیب البغدادي، تاریخ بغداد (بیروت: دار الغرب الإسلامی، 2002)، 13: 101۔

(4) مسلم، مقدمۃ الصحیح، ۲۹-۳۰: ۱۔

(5) مسلم، مقدمۃ الصحیح، ۵: ۱۔

(6) ابن حجر العسقلاني، تھذیب التھذیب (ہند: دائرۃ المعارف النظامیہ، 1326ھ)، 10: 127؛ والنووي، شرح صحیح مسلم (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، 1392ھ)، 1: 14۔

(7) ابن الصلاح، علوم الحدیث (دمشق: دار الفکر، 1986)، 24؛ والخطیب، تاریخ بغداد، ۱۸۶: ۴۔

## Bibliography


- al-Asfahānī, Abū Nuʿaym Aḥmad bin ʿAbdallāh, Tārīkh Iṣfahān, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya.
- Ibn Khayr al-Ishbīlī, Fihriṣat Ibn Khayr, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1998.
- Ibn al-Ṣalāḥ, Ṣiyānat Ṣaḥīḥ Muslim, Dār al-Gharb al-Islāmī, 1408H.
- Muslim bin al-Ḥajjāj, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī.
- al-Khaṭīb al-Baghdādī, Tārīkh Baghdād, Dār al-Gharb al-Islāmī, 2002.
- Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, Tahdhīb al-Tahdhīb, Dāʾirat al-Maʿārif al-Niẓāmiyya, 1326H.
- al-Nawawī, Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1392H.
- Ibn al-Ṣalāḥ, ʿUlūm al-Ḥadīth, Dār al-Fikr, 1986.


❖❖❖